Volume III
No. 33

SP III-33-76 (E)
250

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, April 29, 1976.

CONTENTS

	Pages
Starred Questions and Answers	329
Leave of Absence	337
Message from the National Assembly Re : Adoption of the Compulsory Service in the Armed Forces (Amendment) Bill, 1976—*Read out*	337
Message from the National Assembly Re : The Pakistan Tourist Guides Bill, 1976—*Read out*	338
Standing Committee Report Re : The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 1976—*Presented*	338
The Seed Bill, 1976	338
The National Guards (Amendment) Bill, 1976—*Referred to the Standing Committee*	372
The Compulsory Service in the Armed Forces (Amendment) Bill, 1976—*Referred to the Standing Committee*	373

PRINTED AT THE DOGARSONS ART PRINTERS, 17—URDU BAZAR, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI
Price : Paisa 50

SENATE DEBATES

THE SENATE OF PAKISTAN

Thursday, April 29, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, State Bank Building, Islamabad, at ten of the clock in the morning, Mr. Presiding Officer (Mr. Ahmad Waheed Akhtar) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Presiding Officer : Now, the questions.

Question No. 115 by Qazi Faizul Haque.

Qazi Faizul Haque : Sir, I think the concerned Minister is not present, therefore, this question should be deferred.

جناب صدارت کنندہ آفیسر : میرے خیال میں حفیظ اللہ چیمہ کی منسٹری سے متعلق ہے اور شیخ صاحب تشریف رکھتے ہیں -

Shaikh Mohammad Rashid (Minister for Food and Agriculture, Under-developed Areas and Land Reforms) : Sir, I have got before me the pad, but, I think, I may not be able to answer the supplementary questions, and, of course, I agree with the learned Member that it should be deferred to some other date, so that the learned Member should get adequate information on his supplementaries.

جناب صدارت کنندہ آفیسر : قاضی صاحب آپ اسی لئے کہہ رہے ہیں ؟

قاضی فیض الحق : جی ہاں -

(*Interruptions*)

[Mr. Presiding Officer]

جناب صدارت کنندہ آفیسر: ان کا بھی یہی خیال ہے کہ انہوں نے سپلیمنٹری پوچھنے ہوں گے تو متعلقہ منسٹر کی غیر موجودگی میں شاید وہ مطمئن ہو سکیں تو یہ سوال :

The question No. 115 is deferred to some other sitting.

اب یہ ہے ۱۱۶ تو یہ ہے میر تاج محمد خان جمالی کی منسٹری سے متعلق تو چوھدری جہانگیر علی صاحب تشریف فرما ہیں ۔

BALUCHISTAN QUOTA IN MEDICAL SCHOLARSHIPS

116. ***Qazi Faizul Haque :** Will the Minister for Health, Labour, Manpower and Population Planning be pleased to state the facilities available in different Medical Colleges of the country for the students of backward areas of Baluchistan and the amount being spent by the Government every year on scholarships, etc ; awarded to these students ?

Mir Taj Mohammad Khan Jamali (Read by Ch. Jahangir Ali) : In Bolan Medical College, Quetta 166 seats were provided to Baluchistan students during the year 1974-75 and 128 are to be admitted during the year 1975-76.

In 1974-75 in Fatima Jinnah Medical College 9 Girl students from Baluchistan were admitted and three students were provided seats in Medical Colleges of Punjab on reciprocal basis. During 1975-76. 3 Girl students are to be admitted in Fatima Jinnah Medical College.

An amount of Rs. 10,02,080 was spent by the Government of Baluchistan on scholarships and initial expenses like books etc. for the students during 1974-75.

قاضی فیض الحق : سپلیمنٹری سر ! یہ جو وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ۱۹۷۴-۷۵ء میں ۱۲۸ سٹوڈنٹس بلوچستان سے بولان میڈیکل کالج میں داخل کئے گئے اور ۱۹۷۵ - ۷۶ ء میں ۱۶۶ تو کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ ۱۶۶ سٹوڈنٹس جو ۱۹۷۴ - ۷۵ ء میں باقاعدہ طور پر وہاں تعلیم حاصل کر رہے تھے تو کیا وجوہات ہیں کہ ۱۹۷۵ - ۷۶ ء میں اس تعداد کو گھٹا کر بجائے زیادہ کرنے کے کیوں دن بدن یہ سٹوڈنس ایف ایس سی کر کے زیادہ آرہے ہیں تو انہوں نے ۱۲۸ کر دئیے ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں ؟

[At this stage the Chair was occupied by Mr. Chairman]

چوھدری جہانگیر علی (وزیر مملکت برائے صحت و آبادیاتی منصوبہ بندی) : جناب چیئرمین ! ۱۹۷۴ -۷۵ء میں کچھ ایسے سٹوڈنٹ تھے جو کہ دوسرے صوبوں

کے میڈیکل کالجز میں تھے وہ غالباً مائیگریٹ کر کے بولان میڈیکل کالج میں گئے اور اس وجہ سے تعداد ۱۶۵ ہو گئی ورنہ بولان میڈیکل کالج کی کیپیسٹی ۱۶۶ کی نہیں ہے ۔

قاضی فیض الحق : سپلیمنٹری سر ! میرے خیال میں وزیر صاحب کو غلط انفارمیشن سپلائی کی گئی کوئی سٹوڈنٹ بلوچستان سے باہر کسی بھی میڈیکل کالج سے بلوچستان واپس ۱۹۷۴ - ۷۵ء میں نہیں آیا میں خود اس سلیکشن کمیٹی کا ممبر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : جب آپ کے پاس انفارمیشن کریکٹ ہے تو پھر ان سے کیا پوچھتے ہیں ۔

قاضی فیض الحق : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تعداد کیوں گھٹا دی گئی ہے ؟

جناب چیئرمین : وہ جواب تو انہوں نے دے دیا ہے ۔ آپ یہ کہتے ہیں ان کی اطلاع غلط ہے اور میری اطلاع صحیح ہے ۔ آپ کے پاس اطلاع پہلے سے ہے ، آپ ان سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ اطلاع کیا ہے لیکن یہ نہیں کہ آپ کی اطلاع غلط ہے اور میری اطلاع ٹھیک ہے یہ نہیں ۔

قاضی فیض الحق : تو میرے سوال کا جواب صحیح نہ ہوا ۔

جناب چیئرمین : میں خود بھی نہیں سمجھا ۔ آپ نے کوئی سپلیمنٹری سوال کیا اور انہوں نے جواب دیا ۔

قاضی فیض الحق : جناب والا ! میرا پہلا ضمنی سوال یہ تھا کہ ۷۴ - ۷۵ء میں ۱۶۶ سٹوڈنٹس بولان میڈیکل کالج میں داخل کئے گئے اور ۷۵ء - ۷۶ء میں ۱۲۸ کو داخلہ ملا ہے بلوچستان سٹوڈنٹس کو تو میں نے یہ عرض کیا کہ یہ جو تعداد گھٹا دی گئی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

جناب چیئرمین : تو وہ جو جواب دیا گیا وہ صحیح ہے یا غلط ہے ۔

جناب فاروق احمد خان لغاری : سپلیمنٹری سر ! منسٹر صاحب نے فرمایا کہ بولان میڈیکل کالج کی جو کیپیسٹی ہے وہ ۱۶۶ نہیں ہے اگر نہیں ہے تو وہ بتا سکتے ہیں کہ کتنی ہے ؟

چوھدری جہانگیر علی : بولان میڈیکل کالج کی کپیسیٹی ۱۵۰ ہے -

جناب فاروق احمد خان لغاری : سپلیمنٹری سر ! کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ۱۲۸ لڑکوں کو لیا جا رہا ہے اور ۱۵۰ کو کیوں نہیں لیا جا رہا اگر بلوچستان میں یہ پوزیشن ہے تو باقی صوبوں سے وہاں سٹوڈنٹ نہیں لائے جا سکتے ؟

چوھدری جہانگیر علی : اس کا جواب یہ ہے کہ باقی تمام صوبوں نے آپس میں یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ریسی پروکل بیسز پہ ایک صوبہ کے سٹوڈنٹ دوسرے صوبہ میں داخل ہوا کریں گے تاکہ صوبوں کے درمیان آپس میں سٹوڈنٹس وہ اچھے سفیروں کا کام دیں اور ان میں اچھی انڈر سٹینڈنگ ہو -

قاضی فیض الحق : وزیر صاحب نے یہ جو فرمایا ہے کہ ریسی پروکل بیسز پہ ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں سٹوڈنٹ بھیجے جاتے ہیں تو کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ ۷۶-۱۹۷۵ء میں کتنے سٹوڈنٹ کن کن صوبوں سے بولان میڈیکل کالج میں آئے اور بولان میڈیکل کالج سے کتنے سٹوڈنٹ دوسرے صوبوں میں گئے ہیں ؟

چوھدری جہانگیر علی : جناب چیئرمین ! یہ میڈیکل کالج میں داخلے کا مسئلہ خالصتاً صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے بہرحال ہم اس سوال کا جواب دے رہے ہیں - یہ انفارمیشن ہمیں کلیکٹ کرنی پڑے گی - اس میں میں ان سے نوٹس لے لوں گا - ویسے ہم اتنا ان کو بتا سکتے ہیں - کہ نو سٹوڈنٹ فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور یہ تین سٹوڈنٹس پنجاب کے دوسرے کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں بلوچستان سے -

جناب فاروق احمد خان لغاری : سپلیمنٹری سر ! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱۵۰ کپیسیٹی بولان میڈیکل کالج میں ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ صوبوں میں آپس میں رابطے قائم رکھنے کی وجہ سے اور ان میں آپس میں باھمی جو ان کے تعلقات ہیں ان کو امپرو کرنے کی خاطر ریسی پروکل بیسز پہ انہوں نے یہ فرمایا سیٹیں رکھی ہیں تمام صوبوں میں تو اگر یہ بات ہے تو جناب ۱۲۸ کو داخلہ دے رہے ہیں اور ۵۰ سیٹیں ہیں تو اس کے مطلب ہے کہ جو ٹوٹل کپیسیٹی ایویل ایبل ہے ریسی پروکل بیسز پہ وہ بڑھ سکتی ہے بڑھ گئی ہے - تو کیا وزیر صاحب یہ ہمیں ایشورینس دے سکتے ہیں کہ یہ ان یوٹیلائزڈ کپیسیٹی نہیں جائے گی ملک کا پیسہ اس پہ ضائع نہیں ہوگا اور وہ یقین دلائیں تو یہ جو ۲۲ سیٹیں ہیں ان کو ہر

کیا جائے گا بوچستان میں سے ؟ اور اگر وہاں سے نہیں ہوگا تو ریسی پروکل بیسز پہ باقی صوبوں کے ساتھ ارینجمنٹ کیا جائے ۔

چوہدری جہانگیر علی : جی ہاں ۔ ہم ان کو یقین دہانی کراتے ہیں کچھ سیٹیں میرٹ بیسز پہ ہوتی ہے اور کچھ ریزرو سیٹس ہوتی ہیں مثال کے طور پر کچھ فارن سٹوڈنٹس کو بھی دینی پڑتی ہیں اور وہ میرٹ بیسز پہ ہوتی ہیں

Mr. Chairman : Yes, Mr. Khoso.

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, these 166 seats in the last year and 128 seats this year—are they allocated on merit basis or districtwise quota basis ? I would like to ask the Honourable Minister to elucidate this point.

چوہدری جہانگیر علی : جناب چیئرمین ! ۱۲۸ کی تعداد جو بلوچستان کی دی گئی ہے یہ ان کی روٹین کے مطابق دی گئی ہے اور ۲۲ سیٹیں ان فلڈ چھوڑ دی گئی ہیں ہوسکتا ہے کہ سپیشل کوٹہ یا ریسی پروکل بیسز کے خلاف دیں گے ۔

قاضی فیض الحق : سپلیمنٹری سر ۔ یہ جو وزیر صاحب نے فرمایا جواب میں کہ ۷۴ - ۷۵ میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں نو لڑکیاں ۔

In 1974-75 in Fatima Jinnah Medical College nine girl students from Baluchistan were admitted and in 1975-76 three girl students are to be admitted in Fatima Jinnah Medical College.

(*Interruptions*)

قاضی فیض الحق : یہ آپ کے جواب میں ہے ۔

Mr. Chairman : He is reading your answer to his question. It is in second para of the answer.

(*Interruptions*)

قاضی فیض الحق : تو کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے ان ریزرو سیٹس کو جو بلوچستان کیلئے فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں تعداد کیوں گھٹا دی گئی ہیں اور جن لڑکیوں کو فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں داخلہ دیا گیا ہے ان کا کریٹیریا کیا رکھا ہے وہ فرسٹ ڈویژنرز ہوں یا لوکل بلوچستان سے ہوں ۔

چوہدری جہانگیر علی : جناب چیئرمین ! میں نے یہ نہیں کہا کہ داخلہ کی تعداد گھٹا دی گئی ہے جب دوسرے صوبوں سے بلوچستان میں سٹوڈنٹ داخل

[Ch. Jahangir Ali]

ہوں گے تو وہ حکومت بلوچستان کی نامزدگی سے داخل ہوں گے حکومت بلوچستان کا اب یہ کام ہے کہ وہ کس بیس پہ نامینیٹ کرتی ہے یہ صرف ان کا فیصلہ ہے -

Qazi Faizul Haque : Sir, so far as I know.........

Mr. Chairman : No, no, that you cannot say.

Qazi Faizul Haque : I am coming to the supplementary.

During 1975-76 three girl students are to be admitted in Fatima Jinnah Medical College...........

جناب چیئرمین : یہ کیا قاضی صاحب آپ فرماتے ہیں ....

قاضی فیض الحق : عرض یہ ہے کہ یہ جو ہمیں جواب دیا گیا ہے -

Mr. Chairman : That is quite clear.

چوہدری جہانگیر علی: کوٹہ بیسز پہ بھی ہوتی ہیں اور میرٹ پر ہی ہوتی ہیں اور ڈیفینس فورسز کیلئے بھی ہوتی ہیں اور وہ میرٹ پہ نہیں ہوتیں ان کا کوٹہ مقرر ہوتا ہے اسکیلئے اگر فاضل مینبڑ جواب چاہتے ہیں تو پھر مجھے نوٹس چاہئیے ہم ان کو بریک اپ دے دیں گے کتنی میرٹ پہ ہیں اور کتنی ریزرو سیٹیں ہیں -

Mr. Afzal Khan Khoso : Supplementary, Sir. Does the honourable Minister know.........

Mr. Chairman : Let the honourable Minister know ?

Mr. Afzal Khan Khoso : No, Sir, I would like the honourable Minister to let this House know whether some first divisioners of Quetta proper have been left out and second divisioners or even third divisioners in Baluchistan have been taken in Bolan Medical College ?

Mr. Chairman : You mean to say that they were entitled to admission on merits but they have been left out ?

Mr. Afzal Khan Khoso : Yes, Sir, first divisioners from Quetta proper town have been left out and second divisioners and third divisioners have been admitted.

چوہدری جہانگیر علی : جناب چیئرمین ! اس کے امکانات ہیں کیونکہ رورل ائیریاز کو ریپریزنٹیشن دینا ضروری ہے کہ رورل ائیریاز کے سٹوڈنٹ کیلئے سیٹیں جو مخصوص کرتے ہیں اس میں irrespective of their divisions ان کو داخلہ دیا

گیا ہو اگر یہ اس کے صحیح فگرز دریافت کرنا چاہتے ہیں تو میں نوٹس کیلئے درخواست کروں گا ۔

Mr. Afzal Khan Khoso : Now since the capacity is 150 and as the honourable Minister has said 128 students have been taken during the current year and that leaves a gap of 22 students, so would the honourable Minister consider admitting these first divisioners who have been left out to bring it to the full capacity ?

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں تین داخل ہوئے ۔

قاضی فیض الحق : میں کہتا ہوں کہ پانچ ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین : آپ کو کیسے پتہ ہے کہ پانچ ہیں ؟

قاضی فیض الحق : میں اس کمیٹی میں موجود تھا ۔

جناب چیئرمین : پھر ان سے کیا پوچھتے ہیں ؟

قاضی فیض الحق : میں یہ پوچھتا ہوں کہ جواب کیوں غلط دیا جا رہا ہے ؟

جناب چیئرمین : یہ تو مشکل ہے کہ ان کی اطلاع غلط ہے اور آپ کی صحیح ہے ۔ دیکھیں نا جو جواب منسٹر صاحب نے دے دیا آپ اس کو کنٹراڈیکٹ نہیں کر سکتے کہ آپ کا جواب غلط ہے میرے پاس اطلاع ہے اور صحیح ہے ۔ ہاں اگر قصداً ایوان کو مس لیڈ کیا ہو تو پھر اس کے لئے پریولیج موشن ہے آپ لاسکتے ہیں ۔

Provided he has tried to make a mis-statement deliberately with a view to misleading the House or witholding the information which he should have given to the House.

اگر ضروری بات ہے تو پھر لائیں پرولیج موشن ۔ قاضی صاحب یہ طریقہ ہے ۔ آپ سوال پوچھتے ہیں اور جواب دے دیتے ہیں تو پھر یہ جھگڑا کھڑ اکر دینا کہ نہیں نہیں جواب غلط ہے ۔ نہیں یہ طریقہ نہیں ہے ۔

قاضی فیض الحق : میں جناب ! اس ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا کہ یہ تعداد کیوں گھٹا دی گئی ۔ میں نے تو پہلے یہی عرض کیا تھا شاید انہیں غلط انفارمیشن سپلائی کی گئی ہو ۔

جناب چیئرمین : وہ تو انہوں نے جواب دے دیا ۔ اب ضمنی سوال بہت ہوگئے ہیں ۔

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, just one last supplementary question.

Mr. Chairman : Well don't you think that you have put a very large number of supplementaries whereas, as a matter of fact, under the rules only three supplementaries can be put?

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, last question.

Mr. Chairman : Let this be the last supplementary.

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, I would like to ask the Honourable Minister if he cannot absorb these first divisioners in Bolan Medical College, would the Honourable Minister consider their being absorbed in some other medical colleges of the country ?

Ch. Jahangir Ali : Sir, do you allow this supplementary question ?

Mr. Chairman : Well, as a matter of fact, it is not a supplementary, it is a suggestion to you.

Ch. Jahangir Ali : Exactly, Sir.

Mr. Chairman : Well, Mr. Khoso you can suggest this to him. You can write to him that there are 22 seats lying vacant and you can fill them up in this way. You can suggest this, and the Minister will no doubt look into it.

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, about the 22 seats the Honourable Minister gave the answer that these are not meant for Baluchistan students. They are meant for other students from other provinces. I have put that supplementary. This is another supplementary. Sir, that could they be absorbed in some other parts of Pakistan in other medical colleges of Pakistan. This is the supplementary. It is not a suggestion. The supplementary is : could they be absorbed in some other medical colleges ?

Mr. Chairman : You put your supplementary in clear words. There are 22 seats left out. Out of 150, 128 seats have been filled. Twenty two seats are there. Then what do you want ?

Mr. Afzal Khan Khoso : The first divisioners of Quetta proper— Could they be absorbed ? Would the Honourable Minister consider absorbing them in other medical colleges of the country, if not in the Bolan Medical College.

Mr. Chairman : Well, it is upto you to answer.

Ch. Jahangir Ali : Mr. Chairman, Sir, it is not the responsibility of the Federal Government to admit students in the medical colleges of the provinces. It is only the policy matter which is decided by the Federal Government. As regards the allocation of quota of seats from one province to another these things are decided in the Provincial Coordination

Committee of the Federal Government. I do not think, Sir, that 22 seats would be lying vacant. I had told the House that 128 seats have been filled by the Baluchistan students and remaining 22 seats might have been filled by the Provincial Government of Baluchistan by reservation or by nominations from other categories and it is likely that an equal number of Baluchistan students might have been nominated by the Provincial Government of Baluchistan to other provinces and they might have also been absorbed in their colleges. So, the number of 150 seats already stands fixed.

جناب مسعود احمد خان : میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے علم میں ہے کہ صوبہ بلوچستان میں جب بولان میڈیکل کالج میں امیدواروں کو داخل کرنا تھا تو بلوچستان کے مستقل رہنے والے طلباء نے داخلے کے لیے درخواستیں دیں لیکن انہوں نے ایف ایس سی دوسرے صوبوں سے کیا ہوا تھا تو ان کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ انہوں نے باہر سے ایف ایس سی کیا ہوا ہے - ان کو اس لیے داخلہ نہیں مل سکا ؟

چوھدری جہانگیر علی : محترم سینیٹر صاحب نے پوچھا ہے کہ کیا وزیر صاحب کے علم میں ہے ؟ میں اس کا جواب یہ دیتا ہوں کہ یہ بات میرے علم میں نہیں ہے -

Mr. Chairman : All right. Now, that is over. That is all. Question hour is over.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman : There is an application by Khawaja Mohammad Safdar for leave. It reads :

"Sir, I shall be away from Islamabad on the 29th and 30th. I would therefore, request the Senate to grant me leave of absence for these two days".

Should the leave be granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman : Leave is granted.

There are two messages from the National Assembly Secretariat.

MESSAGE FROM THE NATIONAL ASSEMBLY RE : ADOPTION OF THE COMPULSORY SERVICE IN THE ARMED FORCES (AMENDMENT) BILL, 1976

Mr. Chairman : The first message reads :

[Mr. Chairman]

"In pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Compulsory Service in the Armed Forces (Amendment) Bill, 1976 on the 28th April. A copy of the Bill is transmitted herewith".

MESSAGE FROM THE NATIONAL ASSEMBLY RE: THE PAKISTAN TOURIST GUIDES BILL, 1976

Mr. Chairman : Second message is :

"In pursuance of rule 119 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Pakistan Tourist Guides Bill, 1976 on the 28th April. A copy of the Bill is transmitted herewith."

Yes, Mr. Masud Ahmad Khan, you have to present the report of the Standing Committee.

STANDING COMMITTEE REPORT RE: THE PROVINCIAL MOTOR VEHICLES (AMENDMENT) BILL, 1976

Mr. Masud Ahmad Khan : Mr. Chairman, Sir, I present in this august House the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965. [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 1976].

The report stands presented.

Now, we take up legislative business. Who will pilot this Bill ? Sheikh Sahib is here. Yes, Sheikh Sahib !

THE SEED BILL, 1976

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, I beg to move :

"That the requirement of sub-rule (2) of rule 83 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, in regard to the Bill to provide for controlling and regulating the quality of seeds of various varieties of crops [The Seed Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be dispensed with".

Mr. Chairman : The motion made is :

"That the requirement of sub-rule (2) of rule 83 of the Rules of Procedure and Conduct of business in the Senate, 1973, in regard to the Bill to provide for controlling and regulating the quality of seeds of various varieties of crops [The Seed Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be dispensed with".

Yes, would you like to say anything ?

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : It is opposed, Sir.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں محترم وزیر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ وہ کس بنیاد پر ان رولز کو dispense کرنا چاہتے ہیں ۔ وجوہات تو معلوم ہوں ؟

جناب چیئرمین : آپ تقریر تو کیجیے ۔ آپ جو کچھ فرمانا چاہتے ہیں فرمائیے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ کن وجوہات کی بناء پر رول کو dispense کرنا چاہتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : وہ بتاتے ہیں یا نہیں بتاتے ہیں ۔ آپ تقریر کریں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وجوہات ہیں کہ وہ اس کو ڈسپینس کرنا چاہتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : آپ دو دفعہ نہیں بولیں گے ۔ اب آپ کی باری ہے آپ بول سکتے ہیں لیکن یہ نہیں ہے کہ آپ کہیں کہ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں اور جواب دیں پھر آپ اپنی تقریر کریں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اچھا تو ٹھیک ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ یہ اصل میں ضابطہ اور قاعدہ ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ممبران کو اس بل کی تیاری کا موقع ملے ۔ بل کی رپورٹ آتی ہے اور رپورٹ آنے کے بعد ممبران کو دو دن کا وقفہ دیا جاتا ہے ۔ جس کے لئے رولز وضع کیے گئے ہیں ۔ جیسا کہ اس کے اغراض و مقاصد سے بھی ظاہر ہے ، میں آپ کی خدمت میں مختصر سی بات اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں ۔ رولز نمبر ۸۳ کا (۲) پڑھے دیتا ہوں ۔ وہ یہ ہے

At least two clear days shall intervene between the day of supply of copies of the Bill …………

جناب چیئرمین : یہ آپ کون سا پڑھ رہے ہیں ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ ۸۳ (۲) ہے ۔

[Maulana Shah Ahmad Noorani]

"At least two clear days shall intervene between the day of supply of copies of the Bill to members and the day for setting down of the Bill for a motion under rule 84.

جناب چیئرمین : آگے بھی پڑھئے - (۳) بھی پڑھئے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : بہت بہتر - In case of urgency اسی لیے تو میں نے عرض کیا ہے کہ بتایا تو جائے - اصل مقصد تو یہ ہے کہ - - -

جناب چیئرمین : مولانا صاحب دیکھیے - اب دو کے نیچے تو دو دن ضروری ہیں - وہ تو آپ نے پڑھ لیا - سب کو معلوم ہے اب جس رول کے تحت requirement suspend ہوتی ہے - آگے جا کر یہ ارجنسی کے کیس میں سسپنڈ ہو سکتی ہے وہ تو آپ پڑھتے نہیں ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اس کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ انہوں نے حوالہ ھی requirement of sub-rule (2) of rule 83 کا دیا ہے - وہ میں نے پڑھ کر بتا دیا ہے - انہوں نے (۳) کے تحت نہیں دیا -

جناب چیئرمین : آپ پڑھئے تو سہی -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : شیخ صاحب نے جو پڑھا ہے وہ sub-rule (2) of rule 83 ہے انہوں نے (۳) کا تو حوالہ نہیں دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ارجنسی نہیں ہے -

جناب چیئرمین : اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بال کی کھال اور کھال کی کیا کہوں وہ نکال رہے ہیں - سب پیرا ۲ کے نیچے دو دن کا نوٹس ضروری ہے - ٹھیک ہے - اب وہ کہتے ہیں کہ یہ ریکوائرمنٹ ڈسپنس ہو جائیں گی وہ اسی رول کے تحت ہے - وہ یہ کہتے ہیں کہ - - -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وہی تو میں عرض کر رہا ہوں آپ کی خدمت میں کہ ممبران کو سہولت دینے کے لیے کہ وہ بل کا صحیح طریقے سے مطالعہ کر لیں اور اس کی تیاری کرنے کے بعد وہ پارلیمنٹ میں سینٹ میں اپنے ویوز کو پیش کر سکیں۔ اب آپ نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ بالکل بجا ہے میں اس کو مانتا ہوں اور مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے آپ نے بالکل بجا ارشاد فرمایا ہے اور صحیح نشاندھی

فرمائی ہے شیخ صاحب نے چونکہ (۲) کا حوالہ دیا تھا اس میں جو دو دن کی سہولت دی گئی ہے ۔ اس کو سسپنڈ کرنا چاہتے ہیں ۔

"In case of urgency, the member-in-charge may move that the requirement of sub-rule (2) be dispensed with..........."

اسی کے تحت تو انہوں نے کہا ہے ۔ اب وجوہات بھی معلوم ہو جائیں تو میں اپنے اس حق سے ستبردار ہونے کے لیے تیار ہو جاؤں ۔

جناب چیئرمین : اب وہ وجوہات نہیں بتاتے ۔ آپ کہیے جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ وجوہات بتانا نہیں چاہتے ۔

شیخ محمد رشید : مجھے اگر اجازت دیں تو میں عرض کروں ۔

جناب چیئرمین : ایسے آپ کو اجازت کبھی نہیں دوں گا ۔

You are falling into his trap.

وہ پہلے کھڑے ہو گئے ۔ انہوں نے حق تقریر استعمال کیا اب وہ آپ سے کچھ کہلوانا چاہتے ہیں پھر وہ کہیں گے کہ میں اس کا جواب دوں گا ۔

شیخ محمد رشید : میرے خیال میں وہ مطمئن ہو جائیں گے ۔

جناب چیئرمین : یہ تو میرے لے ایک معجزہ ہو گا اگر آپ نے ان کو مطمئن کر دیا میں ان کو چھ مہینے میں مطمئن نہیں کرسکا ۔ یہ تو معجزہ ہو گا ۔ آپ فرمائیے ۔ میں پھر دوہراتا ہوں کہ یہ معجزہ ہوگا اگر آپ نے ان کو مطمئن کر دیا

Let us now wait for the result. You can speak as much as you like.

شیخ محمد رشید : جناب چیئرمین -----

جناب چیئرمین : میری وساطت سے ان کو کہیے ۔

شیخ محمد رشید : جناب ! میں آپ کی وساطت سے معزز رکن کو یاد دلاتا ہوں کہ خواجہ محمد صفدر صاحب نے جو کہ ایکٹنگ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں انہوں نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اگر ان کی امنڈمنٹ just to submit it to the Standing Committee منظور کی جائے تو اسی ہفتے یہ بل نکال دیں گے میں نے اس کی ارجنسی بیان کی تھی کہ کپاس کی فصل کاشت ہونے والی ہے اس لیے seed کارپوریشن کا قیام انتہائی ضروری ہے اس کی delay نقصان دہ ہوگی چنانچہ انہوں نے مہربانی کر

[Shaikh Mohammad Rashid]

کے اس کے جواب میں یہ فرمایا تھا اب جہاں two days تک کا تعلق ہے وہ اعتراض بھی اب نہیں ہے کیوں کہ ستائیس تاریخ کی صبح کو دس بجے یہ اسٹینڈنگ کمیٹی کیلئے ان میں سرکولیٹ کر دیا گیا تھا ۔ وہ دو دن بھی گزر گئے ہیں میں اس بات کو نہیں لیتا ، وہ اعتراض بھی

It is also not a valid objection. Two days have intervened. Even otherwise the acting Leader of the Opposition had given an undertaking to the effect that this would be got through during this week due to the urgency. I explained that.

تو میرے خیال میں محترم رکن اپنے لیڈر کا ھی خیال فرمائیں گے ۔

جناب چیئرمین : آپ مطمئن ھوگئے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وہ تو ظاھر ہے کہ جب انہوں نے ایکٹنگ لیڈر ، خواجہ صفدر صاحب کا حوالہ دیا ہے تو کچھ کہنے کی گنجائش ھی نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : مطمئن ھو گئے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : مطمئن تو بہر حال نہیں ھوا ۔ لیکن اب کچھ کہنے کی گنجائش نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : مطمئن نہیں ھوئے لیکن وہ out of respect for the leader کہتے ہیں کہ میں خاموش رھوں گا لیکن مطمئن نہیں ھوئے ۔ آخر وہ ڈسپلن ھوتا ہے وہ تو انہوں نے لیڈر کو خط تحریر کیا ہے وہ مطمئن نہیں ھوئے ہیں ۔ اچھا تو

I will put the question.

The question before the House is :

> "That the requirement of sub-rule (2) of rule 83 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, in regard to the Bill to provide for controlling and regulating the quality of seeds of various varieties of crops [The Seed Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be dispensed with."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman : The requirement of sub-rule (2) of rule 83

of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, are dispensed with.

Next item No. 5.

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, I beg to move :

> "That the Bill to provide for controlling and regulating the quality of seeds of various varieties of crops [The Seed Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Mr. Chairman : The motion moved is :

> "That the Bill to provide for controlling and regulating the quality of seeds of various varieties of crops [The Seed Bill, 1976], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration".

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Opposed.

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, I do not think that the learned member might have in his mind some valid reasons for the opposition of the consideration of the Bill but this is a most important Bill directed to supply to the growers improved seed. Sir, the need for the supply of high yielding variety of improved seeds in the field of agriculture cannot be over emphasised.

Sir, the Agricultural Enquiry Committee, which was constituted by the Prime Minister in April 1975, was attended by the experts collected from the entire country from every province. They assembled and they made recommendations and then the Agricultural Enquiry Commission took those recommendations made by the experts into consideration and all were of the opinion that the main cause of stagnation in the field of agriculture is non-supply of improved seed. Sir, the position is that with the improved seed one can have double production from the same soil and with the same quantity of input. With those humble submisson, I will only say that this is a non-controversial Bill and this is designed for the benefit of the whole community, for the benefit of the whole nation, because when production will increase all the nation will be benefited. So, with these submission, I will request that the Bill be taken into consideration.

جناب چیئرمین : اب تو آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے - وہ کہتے ہیں کہ پیداوار میں اضافہ ہوگا یعنی کھانے کو بہت ملے گا -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : وہ صرف شیخ صاحب کو ملے گا - جیسے جنرک سے ہماری قوم کو ملا ویسے ہی ملے گا -

Mr. Chairman : Yes.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! یہ بڑا خوبصورت بل ہے ۔ اس کا نام بڑا عمدہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ quality of seeds of various varieties of crops کا بل جو ہے جس کو قومی اسمبلی نے پاس کیا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک کو غذا میں خود کفیل بنانے کے لئے اور دہقان کو ، ملک کی اکثر و بیشتر آبادی کو ۔ خاص طور سے پاکستان جس کی ۸۰ فیصد آبادی کا انحصار زراعت پر ہے اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہم کسانوں کو ایسے بیج فراہم کریں ، ایسی چیزیں فراہم کریں جن سے کہ وہ ملک کو مستقبل میں غذا میں خود کفیل بھی بنا سکیں اور پاکستان کے بسنے والے باشندوں کے لئے صحیح غذا بھی فراہم کر سکیں ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور شیخ صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات اپریل ۱۹۷۵ء سے ان کے ذہن میں تھی تو suggestions وغیرہ آ رہے تھے ۔ اپریل ۱۹۷۵ء سے لے کر اب اپریل ۱۹۷۶ء تک تقریباً ایک سال کے عرصے میں انہوں نے بڑے غور و فکر کے بعد یہ بل مرتب کیا ہے ۔ بہر حال اس سے جناب چیئرمین ! کسی شخص کو بھی اختلاف نہیں ہو سکتا کہ seeds جو ہیں وہ صحیح حالت میں لوگوں کو ملنے چاہئیں ۔ اس سے کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا اختلاف صرف اس بات پر ہوا کرتا ہے اصل میں کہ آیا وہ بیج صحیح بھی ملیں گے یا نہیں ، اس سے اختلاف ہو سکتا ہے کہ کیا یہ بیج صحیح ہیں ۔ ان کے صحیح دام بھی ملیں گے ۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ وہ جو کارپوریشنین ہیں اور وہ کونسلیں جو ہیں کیا وہ اس سے زیادہ گھپلا تو نہیں کریں گی جو آج کل ہو رہا ہے ۔ اس لئے میں ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : ہمارا کام تو legislation سے ہے نہ کہ ان کے آخر کار عمل سے ۔ وہ اور بات ہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : بالکل بجا فرمایا آپ نے ۔ صحیح ہے ۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ قواعد و ضوابط اس قسم کے مرتب کرنا چاہئیں ۔ کہ ان میں لوپ ہول نہ ہوں ۔ چور دروازہ نہ ہو یہ بھی ہمارا فریضہ ہے ۔

(اس مرحلے پر صدارت کنندہ افسر جناب احمد وحید اختر نے کرسی صدارت سنبھالی)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! شیخ صاحب نے جو بل پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حشر بھی آگے چل کر غالباً وہی ہوگا جو جنرک سکیم کا ہوا ہے اس بل کے اندر انہوں نے نیشنل سیڈ

کونسل ، سیڈ سرٹیفکیٹ ایجنسی پھر اس کے بعد نیشنل رجسٹریشن ایجنسی رکھی ہیں اب ذرا خیال فرمائیے کہ یہ بل سیدھی سادھی بات ہے کہ کسان جو ریڑھ کی ہڈی ہے اس ملک کے لئے ، اس ملک کی زرعی معیشت کے لئے تو آپ اس ریڑھ کی ہڈی کو درست کرنا چاہتے ہیں - اور ملک کو غذا کے معاملے میں خود کفیل بنانے کے ساتھ ساتھ بہترین غذا اور بہترین اجناس بھی فراہم کرنا چاہتے ہیں - اب اس کے لئے افسران کی بالادستی کے لئے اور چور بازاری کے لئے اور رشوت ستانی کا بازار گرم کرنے کے لئے ایک ہی بل میں تین چیزیں بنا دی ہیں ، تین باڈیز بنا دی ہیں ، نیشنل سیڈ کونسل ، چلئے نیشنل سیڈ کونسل جو ہے وہی سیڈ سرٹیفکیٹ ایجنسی کا کام کر سکتی ہے - وہی نیشنل رجسٹریشن ایجنسی کا کام بھی کر سکتی ہے - وہ ٹسٹنگ لیبارٹری کا انتظام بھی کر سکتی ہے وہ انسپکٹر وغیرہ مقرر کرتی وہ ہی اس کے لیے کافی تھی - لیکن اخراجات کو بڑھانے کے لئے ، افسران کو زیادہ سے زیادہ بااختیار بنانے کے لئے اور ان کے لئے زیادہ گنجائش پیدا کرنے کے لئے اور ان کے اختیارات میں زیادہ وسعت پیدا کرنے کے لئے اور ان کو بااختیار بنا کر مختلف مقامات پر بٹھانے کے لئے یہ بل اس طرح سے بنا کر پیش کر دیا گیا ہے - تو جیسا کہ جنرک اسکیم کا حشر ہوا آپ کو معلوم ہے - اب اس بل کے ذریعے پتہ نہیں شیخ صاحب کیا کرنا چاہتے ہیں - بہر حال بات سمجھ میں نہیں آتی اور یہاں اس بات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا اور ویسے بل میں میری بعض ترمیمیں ہیں ---

جناب صدارت کنندہ آفیسر : جی ہاں جب وہ اسٹیج آئیگی -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اس وقت عرض کروں گا اس وقت تو میں مختصراً آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں Federal Seed Certificate Agency ہے اور اس کے بعد Provincial Seed Council بھی ہو گی سنٹر میں بھی Seed Council اور صوبے میں بھی ہو گی اور وہاں بھی ظاہر ہے کہ اس کے لوازمات جتنے بھی ہیں اور جیسے اردو میں کہتے ہیں اس کے ساتھ دم چھلے لگے ہوئے ہونگے کہ یہ Seed Certificate Agency ہے یہ نیشنل رجسٹریشن ہے آپ ذرا غور فرمائیے کہ قومی خزانے پر کتنا بڑا بوجھ ہے اور اتنی ساری ایجنسیاں بنانا قومی خزانے کا کتنا ضیاع ہے اور یہ ۔ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے کہ آپ پورے ملک میں اصلی خالص اور صحیح جنرک seed دینا چاہتے ہیں بالکل ٹھیک ہے اس کے لئے اقدامات کیجئے

[Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi]

طریقہ کار وضع کیجئے اور ظاہر ہے کہ یہ کام صوبے بھی کر سکتے ہیں چلئے میں مان لیتا ہوں کہ صوبوں نے یہ سفارش کی ہے پنجاب اسمبلی، سندھ اسمبلی، بلوچستان اسمبلی اور سرحد اسمبلی سب نے recommend کیا ہے جسے ہم مان لیتے ہیں کہ یہ بالکل ٹھیک ہے تو آپ صوبائی اسمبلی ہی کو قانون وضع کرنے کے اختیارات دے دیتے کہ جائیں آپ قانون بنائیں کیونکہ آپ ہی کو نگرانی کرنی ہوگی سنٹر میں کیا رکھا ہے اس سلسلے میں سنٹر کو کیا کرنا ہے ایک ڈائریکشن دے دیتے کہ صاحب اس کے مطابق قانون بنا لیجئے اب سنٹرل گورنمنٹ میں بھی ایک ڈیپارٹمنٹ ہوگا ایک نیا bureau کھلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ صوبوں کے تمام اداروں میں کام کرنے کے لئے ایک فوج ظفر موج چلے گی اور دیہاتی بیچارہ بورڈ کی طرف بیج کے لئے مارا مارا پھرے گا فرض کیجئے اگر کسی کے پاس بیج ہے اور وہ کہیں سے لایا ہے اس لئے بہر حال کسی دوسرے مقام پر بھی بیج بیچ رہے ہیں تو انسپکٹر پہنچ جائے گا اور وہ انسپکٹر ان کو گرفتار کرے گا اور ان کو بھی جنہوں نے بیج خریدا ہے جن سے لیا ہے ان کو بھی پکڑے گا چلئے وہ بھی ٹھیک ہے لیکن دیہاتی سیدھا سادہ آدمی ہوتا ہے اور اس کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ صبح سے شام تک اپنے کھیت میں کام کرتا ہے اس کے بعد آرام سے بیٹھ جاتا ہے اور اس کے بعد اپنی فصل کی کٹائی کرتا ہے اب اس کو ان چکروں میں الجھا دیا جائے گا اور پھر آپ نے اس کے ساتھ ساتھ ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ انہوں نے Agricultural Corporation قائم کی اور اسی طرح کی بہت سی کارپوریشنیں بنائیں جن کا تعلق زراعت سے ہے ان کی کونسی مشکلات اور مسائل حل کئے ہیں اس کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ حل نہیں ہو سکی ہیں اب قرضہ حاصل کرنے کے سلسلے میں Agricultural development کارپوریشن ہے اور کہیں ٹریکٹر کا مسئلہ آ جاتا ہے اور کہیں کھاد کا سلسلہ ہے اور کھاد سپلائی کرنے والا جو ادارہ ہے اس نے کھاد کی سپلائی میں بلیک marketing کا جو دروازہ کھولا ہے وہ اتنا بڑا سیلاب تھا کہ کاشتکار بیچارہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پناہ مانگتا ہے۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : مولانا صاحب بات یہ ہے کہ ان تمام باتوں کا اس بل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں ذرا مثال کے طور پر یہ باتیں پیش کر رہا تھا کہ اس سے پہلے بھی حکومت نے یہ ادارے بنائے تھے اور کھاد کی تقسیم - - -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : اب مثالیں بہت ہو گئی ہیں

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : کھاد تقسیم کرنے والے ادارے نے کھاد کی تقسیم میں جو گھپلا کیا ہے وہ آپ کو بھی اور ہمیں بھی معلوم ہے کہ اس کی قیمتیں کس طرح بڑھیں اور آپ کو معلوم ہے کہ کس طرح سے black marketing ہوئی ۷۵ روپے کی بوری ۹۰ روپے اور ۹۵ روپے میں کس طرح بازار میں ملتی تھی اور اس Seed Bill کے ذریعے پورے ملک کی دیہی آبادی کا وہی حشر ہوگا جو پہلے کھاد کی تقسیم میں ہوا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل غلط طریقے سے لایا گیا ہے اور اس کی افادیت ملک و قوم کے لئے نہیں ہے -

Mr. Presiding Officer : Thank you very much.

یہ فرسٹ ریڈنگ ہے اور قاضی فیض الحق صاحب بولنا چاہتے ہیں -

(اس وقت کمی اور ممبران اپنی سیٹوں پر کھڑے ہوئے)

جناب صدارت کنندہ آفیسر : میں صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ مجھے اندازہ ہو جائے کہ کتنے دوستوں نے اظہار خیال فرمانا ہے اور کچھ تھرڈ ریڈنگ میں بول لیں -

سید قمرالزمان شاہ : مولانا صاحب کو جواب بھی تو دینا ہے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ہاں بالکل آپ کا حق ہے اور میں آپ کو اس حق سے محروم تو نہیں کرنا چاہتا اصل بات یہ ہے کہ مولانا صاحب نے کچھ اتنی زیادہ باتیں کہی ہی نہیں جن کا جواب دیا جائے - جی قاضی صاحب -

قاضی فیض الحق : جناب چیئرمین ! میں اس بل کے متعلق صرف دو لفظ کہوں گا اور مولانا صاحب کی باتوں کا جواب دینے کے متعلق جو بات ہوئی ہے اس کے لئے میں صرف یہ عرض کروں گا ''جواب آں است کہ جواب ندارد'' پہلا مصرع میں اس کا نہیں بولنا چاہتا ہوں کیونکہ اس سے مولانا صاحب کی بے ادبی ہو جائے گی اور وہ جانتے ہیں - - -

سید قمرالزمان شاہ : سر ! اس کا ترجمہ ہونا چاہئے -

قاضی فیض الحق : جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اس کا جواب نہ دیا جائے تو بہتر ہے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : چلئے آگے -

قاضی فیض الحق : یہ بل جن حالات میں لایا گیا ہے اور جس مقصد کے لئے لایا گیا ہے اور اگر مولانا صاحب اس بل کی پوری سٹڈی کریں تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ بل ملک کو خوراک کے معاملے میں خود کفیل بنانے کے لئے کتنا اہم ہے اور کتنا constructive type of Bill ہے جس سے مخالفت تو وہی حضرات کر سکتے ہیں جن کو اس ملک کی غذائی صورت حال میں امپرو کرنے سے دلچسپی نہ ہو لیکن جو محب وطن پاکستانی ہیں اور جن کو تمام حالات کا علم ہے کہ ہمارا ملک کس دور سے گزرا ہے اور خوارک میں خود کفیل ہونے کے لئے عوامی حکومت نے کیا کیا اقدامات کئے ہیں -

ایگر یکلچر کو امپرو کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے ہیں اور ظاہر ہے کہ انہوں نے جو ادھر ادھر کے حوالے دیے ہیں کہ یہ جنرک ہے یہ ہے وہ ہے تو اس کو آپ چاہئے جنرک کہیں جو کچھ بھی کہیں لیکن یہ تمام قوم کی متفقہ ڈیمانڈ پر پیش ہوا ہے اور اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ تمام صوبائی اسمبلیوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس بیج کی تقیسم کے لئے کوئی اس قسم کی ایجنسی federal level پر بنائی جائے جو تمام صوبوں کو خالص اور بہتر بیج مہیا کر سکے تو گورنمنٹ آف پاکستان نے اس مطالبات کے پیش نظر ورلڈ بنک سے امداد لے کر اس مہم کو چلانے کی کوشش کی ہے اور جو بہت قومی اہمیت کا حامل ہے اور اس کے باوجود دوسری یہ ہے کہ اس کو جلد پاس کیا جائے اس میں روڑے نہ اٹکائیں جائیں اور اس کو کنٹرو ورشل بل نہ بنایا جائے کیوں کہ موسم اس قسم کا ہے اور اب میں بلوچستان کے متعلق عرض کروں گا کہ یہ وقت ہے کہ اس وقت اس بیج کو تقیسم کیا جائے اور اگر اس وقت یہ بیج تقسم نہ کیا گیا اور بعد میں سپلائی کیا جائے گا تو میرے خیال میں یہ بیج کا زیاں ہوگا اور جیسا کہ محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اسی طرح پنجاب میں بھی اس قسم کا موسم آیا ہوا ہے کہ یہ بیج جلد سے جلد کسان کو مہیا

کیا جائے اور جو ٹارگٹ عوامی حکومت نے ملک کو خوارک کے معاملے میں
خودکفیل بنانے کے لئے مقرر کیا ہے وہ حاصل کیا جا سکے ۔ شکریہ

Mr. Presiding Officer : Thank you. Senator Farooq Ahmad Khan Leghari.

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : Mr. Chairman, Sir, I wish to congratulate the Government for introducing for the first time a comprehensive Bill which will regulate the breeding of new seed, the multiplication, production and distribution of it. This is really the first time that this problem is being tackled although it should have been tackled long long ago. Nevertheless it is a most welcome step, an imperative necessity, especially in view of the fact that seed technology has in the last couple of decades made such revolutionary improvements. In the past, several decades ago, say hundred years age or so, seed was not a very imporant, at least was not a major factor in contributing to growth in production. However, with improvements in knowledge about plant genetics, improvements in chemistry, improvements in knowledge about the use of atomic power rediation and improving the quality of plants etc. there has been a virtual revolution in seed technology in the last few years and, as far as knowledge of seed technology is concerned, in the world, generally we have reached a stage where it is possible, as the Hon'ble Minister for Agriculture has observed, to increase agricultural production significantly by the use of better variety of seeds. We in Pakistan especially the Muslims are also aware that there are Hadiths of Prophet (Peace be upon him) which foretold about the development and progress of mankind and development of science etc. to a point where one seed which used to feed a couple of people 1200 or 1300 years ago, multiplied in such a way as to feed the whole tribe. So we have a vast store of knowledge in the world ready to be tapped. Unfortunately in our research institutions in Pakistan very little work has been done in this regard. We have added the word 'Pak' after every new variety *i. e.* 'Irri-Pak' and 'Maxi-Pak' and most of these varieties have been imported from other countries. That is not the main problem. The main problem is that in the world today there are available plenty of seeds of very high quality which are utilized and which can also be improved upon in Pakistan. This objective can be achieved if we utilize our scientific store of knowledge as well as our scientists pay sufficient attention in this respect.

Sir, in the past very little attention was paid to agricultural research which is really the first step that this Bill seeks to take, because unless you have store of good breeder stock, you cannot either multiply or distribute it. So there are few shortcomings in this Bill which I will point out and which I hope the Minister will note for the by-laws and those shortcomings will be removed also. But before I come to that, I would like to mention that hitherto this aspect has not been paid sufficient attention. The Government, on ad hoc basis used to create certain organinzations for collecting seeds from the farmers and for distributing or growing imported variety of seeds in Government Farms. One such organiz tion which used to deal with this function was the Agriculture

[Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari]

Development Corporation which is now renamed as the Agricultural Supplies Corporation. Unfortunately the record of this organization has been dismal. They have in fact contributed to the distribution of defective seeds. I can say with authority.........

(Interruption by Maulana Shah Ahmed Noorani)

Mr. Presiding Officer : Maulana Sahib, when you were speaking, Leghari Sahib was listening to you with patience. Now you should not interrupt him.

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : So, I would venture to suggest that the Agriculture Supplies Corporation or the Agricultural Development Corporation, whatever it is, was responsible for distributing on a massive scale on a very large scale, defective cotton seed which had been infected with germs of Pink Boll worm and this disease was practically unknown in Pakistan previously. There was a incidence of less than one or two percent about 5 or 7 years ago. Now about for since the Agricultural Development Corporation and subsequently the Agricultural Supplies Corporation started taking interest and distributing cotton seed, they could not or they did not ensure that the seed was properly treated so as to eliminate it from the Pink Boll Worm and this disease which is difficult to control and this disease has been controlled even in the United States with great difficulty, where the amount of pesticide that is used is more than 15 or 20 times that is used here in Pakistan, unfortunately this disease has come into Pakistan. It is very difficult to control. It will take all our energy and all our resources to eliminate this disease. Similarly in the case of wheat, we had imported Maxican seed which we named Mexi-Pak and when the seed came to us it was pure but unfortunately very soon, despite the fact that seed was distributed on a very large scale impurity crept into this seed and here again I would say that either it was due to the negligence of the Agricultural Development Corporation or it was due to lack of a proper system that the farmer started getting impure seeds and I would say that we are placing a lot of emphasis on the new variety, 20,000 tons were imported from Mexico during the last year and the only advantage that seed has over what we have in Pakistan was that it was pure otherwise as far as its yield potential is concerned, I do not think that its yield potential is significantly greater than that of the seed which we already have in Pakistan. Nevertheless on account of our past failing we were obliged to spend crores of rupees in foreign exchange on the import of new variety of seed and we hope now that with the introduction of this Bill and with the setting up of a proper system from the plant breeder right upto the point of distribution to the farmer, we hope into the setting up of this kind of system, we will not fall into errors of the past. Sir we have before us examples of countries which are also developing countries ; some are at the stage of Development, some are slightly ahead of us and some are behind of us, where they have had actual revolution in their agricultural production as a result of paying proper attention to the control of seed. One such country that comes to my mind is Mexico and the other is Phillipines although they had a very good programme of production of new varieties of seeds and they were helped by Organizations such as World Food Organization, FAO or the Ford Foundation and others. Yes one of the main reasons why they were able to disseminate that knowledge and spread it to the farmers on large scale

and also to affect significant improvement in their yield was that they were able to establish proper system from the plant breeder to the door-step of the farmers. Now if you go to Mexico to the stores in the rural areas, you will find varieties of sorgham, wheat maize or cotton and you will find that every variety is properly labelled. There is no mixture and there are strict regulations against adulteration of seeds and the result is that the farmer is able to obtain proper seeds for his crops.

Mr. Presiding Officer : Leghari Sahib you have only one minute more.

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : I will try to avoid speaking irrelevant.

Mr. Presiding Officer : I have not said that you are irrelevant. But you have taken 9 minutes.

Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari : I will try to be short as far as possible. Sir, I think this Act as it stands today is a revolutionary step, it is very good but there some short-comings. One such short-coming is that it is over centralized although it is a fact that the verious provinces have requested the Federal Government to pass a law under Article 144 of the Constitution and for that reason it becomes almost imperative upon us, if for nothing else, that we do such a thing but it does not mean that we should encroach upon provincial autonomy or Provincial rights or subjects which really should be dealt with at the provincial level.

Under this Bill that is before us we intend to establish a system which is over-centralised. Although there is a provision for Provincial Seed Council and so on yet if the rules, the by-laws etc., that are to be framed under this Act are framed in the same manner as the provisions of this Act and if they do not take into account the imperative need of dealing with this subject at the provincial level and if we merely indulge in an exerise of empire building in a Ministry or so then I am afraid the whole purpose, the very noble purpose of this Bill would be defeated. I will just give you a small example, Sir. Under section 12 of the Bill regarding the appointment of registered growers it is provided that the Federal Seed Certification Agency may on the recommendation of a Provincial Seed Council register any farmer or grower as a registered grower to purchase seed in the prescribed manner. I am afraid, Sir, the central level *i.e.* the Federal Seed Certification Agency is far removed from the farmer and it is the farmer in the field who is to be registered as a grower. Although it says that he will be so registered on the advice of the Provincial Seed Council yet I would venture to suggest that surely this is something which could be tackled at a much lower level—at the level of the Provincial Government or perhaps even below that. The main thing that the central organization has to do or has to ensure is that the law is properly implemented, that is done throughout Pakistan in every province on a uniform basis but making it over- centralised and over-bureaucratised. I am afraid, would defeat the very purpose of this law. So we hope that when the by-laws etc., are being framed at that time the Honourable Minister for Agriculture would ensure that it is done in such a manner that there is least of red-tape and bureaucratization.

[Mr. Farooq Ahmad Khan Leghari]

Now, Sir, I do not want to take more of this Honourable House's time. I again wish to congratulate the Honourable Minister for bringing this law but I hope that whatever points I have mentioned would be given adequate consideration. Thank you, Sir.

جناب صدارت کنندہ آفیسر : سینیٹر عبداللطیف انصاری -

جناب عبداللطیف انصاری : جناب والا ! میں مختصراً عرض کروں گا کیونکہ مولانا صاحب نے اس پر تفصیل سے اظہار خیال فرمایا ہے میں صرف اتنا کہوں گا کہ ہمارے ملک کا اہم حصہ زراعت ہے اور ہمارے ملک کی تمام اقتصادیات کا دارومدار زراعت پر ہے اور زراعت کا اہم حصہ جو ہے وہ بیج ہیں - مولانا صاحب نے اس کی مخالفت کی - یہ بڑی عجیب بات لگ رہی تھی کیونکہ مولانا صاحب کا تعلق دیہات سے نہیں ہے مولانا صاحب کا تعلق شہر سے ہے اور وہ نہیں سمجھتے کہ دیہات کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور دیہاتی لوگوں کے لیے بیج کی کیا اہمیت ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کا دارومدار زراعت پر ہے اور بیج کے لئے محترم وزیر صاحب نے جو بل پیش کیا ہے وہ نہایت اچھا ہے اور اس کے لئے محترم وزیر صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں اور اس بل سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کو کافی فائدہ پہنچے گا - اس سے ہمارے ملک کے زراعت پیشہ لوگوں کو کافی فائدہ پہنچے گا - جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں اور اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں - جیسا کہ میرے دوست نے فرمایا کہ ہم میکسی پاک کا بیج باہر سے منگواتے تھے اور اری پاک کے لئے بھی بیج باہر سے آتا تھا لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جس گندم کے ایک دانے سے بیشمار گندم پیدا ہوتی ہے اور اگر وہ گندم کا دانہ صحیح نہیں ہوگا تو گندم کی پوری فصل صحیح نہیں ہوگی اگر بیج صحیح نہیں ہو گا تو اناج کیسے بڑھے گا اور زراعت میں کیسے ترقی ہوگی میں سمجھتا ہوں کہ زراعت کی ترقی کے لئے یہ بل نہایت ضروری ہے اور اس بل کو پاس کرنے سے اس ملک میں اقتصادی ترقی ہوگی اور میں ان الفاظ کے ساتھ محترم وزیر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں -

Mr. Presiding Officer : Thank you. Yes, Senator Afzal Khan Khoso.

Mr. Afzal Khan Khoso : Mr. Chairman, Sir, I would also like to congratulate the Honourable Minister for bringing this Bill.

Sir, for better agriculture and for better production of agricultural commodities there are three essential things I am a grower also three basic essential things :

(1) mechanization

(2) fertilization, and

(3) proper seed—improved variety of seed.

Iwould like to change the order. No. 1, comes the proper seed, because if we have impure seed, the growth rate, the yield will be far less than expected.

With regard to the improved variety of seeds, of course, there are no two opinions. I am sure even Maulana Sahib agreed that there should be improved variety of seed because that would mean improved yield. Now I would like to make certain suggestions at this stage.

No. 1, I think we have been in this Bill a bit over-emphatic about organizations and establishments. Federal Council, Provincial Council, Inspectors this, that and all, Sir. To improve the variety of seeds I think more emphasis should be laid on this particular aspect that the farmer should know first of all which is an improved variety of seed and No. 2 it should be readily available for him. That is more important than all these establishments and organizations. Organizations in their own place are also essential but there should be more emphasis on the propagation and proper marketing of the seed so that if I want a proper seed, an improved variety of seed, say of cotton or, for that matter, paddy or rice, it should be readily available. I should not have to go and knock at the doors of so many organizations and keep on correspondence for years together. Sir, our cultivations are seasonal cultivation. We have two main crops, namely, Kharif and Rabi. The Honourable Minister is an expert in this, and knows all this. So if we do not get the seed at the proper time, it will be absolutely useless after that. My area is basically rice growing area and we get only one month for nursery. I am explaining this because I am talking about the seed. Now, if we do not get the seed before that then it will be absolutely useless. If we get the seed even one week after that it will be useless. The object of this Bill will not be served. So, I will emphasise on this fact again and again that there should be propagation amongst the farmers. Most of the farmers whether it is Sind, Baluchistan, Punjab or Frontier are illiterate. So, this thing should be propagated, and No. 2, they should get the seed whenever they want at the tehsil level.

With regard to the registration of growers, as was mentioned by Mr. Farooq Ahmad Khan, why should we go through the lengthy procedure of bureaucratic correspondence? Why cannot we regi·ter him at the tehsil level? A grower who is a progressive farmer, there should be no impediment in his just going to the Tehsildar and getting a certificate. But if the growers involve themselves in this lengthy procedure of correspondence then I am sure that this will discourage those growers who would like to otherwise contribute something towards the better seed production. Sir, self-sufficiency is a must. We are a poor country. We don't have oil. The only thing that we have is agriculture. We should export agricultural commodities like cotton, rice, etc. We have to import large quantities of wheat and it is a very sad state of affairs that we have not been able to improve on that. Sir, with the introduction and proper

[**Mr. Afzal Khan Khoso**]

implementation of this Bill I think that we may even be self-sufficient in wheat and save crores and crores of rupees, about two to three hundred crores annually that we spend in foreign exchange to feed our evergrowing population. Sir, that is also a big factor. It is a fact that our population is growing at a rapid rate than some other countries. So, we have to feed more mouths and to feed more mouths we need more food. I would just request the honourable Minister to be more emphatic when making rules or giving directives to the lower level regarding the registration of the proper growers and regarding the propagation of the proper seeds. Thank you.

Mr. Presiding Officer : Thank you very much, Mian Ihsanul Haq !

Mian Ihsanul Haq : Sir, all my friends are speaking about the seed, but they have forgotten that the quality of land is very important and they cannot put them in barren land. That is my request.

Mr. Presiding Officer : Senator Qamaruz Zaman Shah. He will be the last speaker.

Mr. Qamaruz Zaman Shah : Mr. Presiding Officer, Sir, the importance of seed in the agriculture sector need not be over-emphasised. I congratulate our Minister and the People's Government that it is for the first time eversince the inception of Pakistan that they have really realised the importance of seed, and brought in a legislation for that purpose. Sir, what is the condition and the position of seed today in the country? Who has the seed? From where to get the seed? These are the questions which confront every grower before the sowing season. Sir, we have the important crops in wheat, cotton, rice, sugar-cane and tobacco and few other things. Sir, unfortunately, the situation is as Senator Farooq Leghari mentioned that no attention was paid to this aspect of agriculture and the result was that in cotton there has been so much of mixture of varieties, so much deterioration in the quality, that this year when the People's Government wanted to start a campaign of grow more cotton, the first problem they were confronted with was the cotton seed. Sir, in Sind, the varieties sown were M4 and M100 and Desi. Then some new varieties with long staple come in. It so happened that M4 and M100 got mixed up and a new variety, the anti-variety, came up. The long staple varieties on which much research was done and a lot of time was consumed, they were better varieties but were neither propagated nor their seed was preserved. The result was that today those very good varieties have become scarce and the people do not know whether the seed they are going to sow is M4 or M100, that what is staple length of that variety and what is the strength of that variety.

In Punjab, Sir, the varieties have so much been mixed with each other that whenever we have sat at the meetings of the Cotton Board or of other meetings of forums that deal with cotton, the problem has been that we have so much of admixture. The result is that the grower is not getting the proper price for a better variety of seed. So, everyone became indifferent. In case of wheat, Sir, originally when Maxi-Pak seed was brought in it started giving a better yield. But because nobody looked after that seed, and as we did not have seed farms, the result was that the same

seed was used in the same land and it went on deteriorating in quality. That seed that gave us a yield of over 50 maunds an acre has started giving us less than 15 maunds an acre. Same has happened in the case of sugar-cane. Sir, in sugar-cane in Pakistan we are getting the lowest possible yield compared to any country of the world. The reason is that there is no laboratory. There is no research institute. There is no place where research could take place and better varieties could be evolved according to our own climatic conditions. So, Sir, the problem for us is not that we have seed in Pakistan, but how to get it. We have good seed, but how to separate it from the bad seed. We have abundance of seed, but how to select the best out of it. Sir, The problem is that there is no good seed available in the country, and I am saying it with all the confidence in me that there is no pure seed available in the country. Last year, from Mexico wheat seed was sent for a very good seed. Now, after the harvesting of that very crop, the seed which we purchased at a very high price and we were promised that we would be given substantialy the better price than the otherwise market price, *i.e.* we were promised 45 rupees per maund instead of 37 rupees which is the price of the normal variety. Sir, if you go at the lower level you will find that the farmers who have grown that variety are being harassed to the extent that their seed is not being taken, to the extent that all the sampling and other things are going on. Now, the wheat is lying there in the rural areas, in the villages, unprotected from any kind of climatic hazards. The poor man takes that seed and brings it to the laboratory and then he is told that we will send it to this certification agency or that agency or the third agency and thereafter it is certified and all that. Do you think that he is going to keep it? He is going to sell it at 37 rupees or 32 rupees a maund in the open market and the result will be that you will lose that seed also. Sir, the poor grower is anxious to sell his crop immediately on the harvesting and if lengthy procedures are adopted, then I assure you that we will again not be able to get seeds. Sir, the basic thing is that, we must propagate and tell the people that please grow better varieties, please protect your crop and then also assure them that if we get good seed, we will pay you more, so that there is an incentive. Shaikh Sahib knows it very well that at the time of procurement, people were reluctant to give wheat seed to the Government. But when the orders were made from here, from the Central Ministry of Agriculture, and Shaikh Sahib was responsible for that, that collect the crop from grower from his harvesting point and from his village, you saw how much wheat was procured? You saw how much was procured because he, the farmer, does not bother. He cares for his need. He wants immediate return. Well, if somebody goes over there and takes it from him and gives him a good price. He is happy. He has got to be rid of the cumbersome procedure.

Secondly, Government will have to have its own seed generating farms, the Government will have to have its own ginning factories and Government will have to tell the sugarmills to establish laboratories for working out better yielding varieties of sugar cane. All these things will have to be done and I am very sure that the Government is fully conscious of all these things and that all these various agencies that have been mentioned in the Bill will be doing their job and they will also be seeing that better seed is grown and that it is protected and it is supplied. Naturally when once this process gets started all thinge will go on improving and, of course, achieving. Sir, I see you are getting impatient. I will sit if you wish me to.

Mr. Presiding Officer : You have got one minute more.

Syed Qamaruz Zaman Shah : My friend, Senator Farooq mentioned one thing which I may mention. This year we hardly collected cotton seed because as Shaikh Sahib said, time is running away and we must try to procure cotton seeds as early as possible. Sir, how many of the growers are fumigating cotton seed ? None. Because if our own agencies collected seeds and gave it to the farmer without fumigation, then it will be same as a man would go and purchase from the ginning factories. If he does not know the germination percentage for which labelling should be done not only on the outside of the bag, but as is internationally done, there should be a label inside the bag also so that even if the outside label is changed, the inside label is there and he knows how much is the percentage of germination and if the germination is below he may increase his quantity per acre so that he covers it up. Once we start growing poor seed we will definitely not be able to get better markets for it. So, I would humbly submit and request Shaikh Sahib that here he has really taken a very good step in bringing in this enactment, because previously we were working in a vaccum. I hope that he will also see that this Bill is properly implemented and all these humble submissions that we have made will be taken care of.

Mr. Presiding Officer : Shaikh Sahib.

(اس مرحلے پر جناب شیر محمد خان تقریر کرنے کیلئے کھڑے ہوئے)

جناب صدارت کنندہ آفیسر : شیر محمد صاحب آپ بولنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن خاصی باتیں ہو چکی ہیں آپ تھرڈ ریڈنگ میں اظہار خیال فرما لیں ۔

جناب شیر محمد خان : ٹھیک ہے ۔

Shaikh Mohammad Rashid : (Minister for Food and Agriculture, under-developed Areas and Land Reforms) : Mr. Chairman, let me express my gratitude to the honourable members who have expressed their appreciation for this measure. But I would say that anything done good the credit goes to the peoples government as well, which includes the honourable members of the Parliament ; and also I would be failing in my duty if I do not say that it is all done under the able leadership of the Prime Minister. We owe a duty to the people and it is only in the performance of our duty to the people to ameliorate their lot.

After these observations, I would like to remove the misgivings of the learned member, Mr. Farooq, that it is very centralised. So I will refer the attention of the honourable member to the Bill passed by the Sind Government and the Punjab Government.

Sir, there are Bills which have been passed by the Punjab Government, because it is exclusively a provincial subject. Now, it was on the advice of the F.A.O. and the World Bank experts and also in consultation with the provinces that the quality control only was kept with the Federal Government. So, Sir, kindly see that these are the stages of the seed industry. First we shall procure the seed then we shall process it and then we will do the marketing and the distribution of seed. All these

responsibilities of the Provincial Government will also appear in the Bill enacted by the Sind Government and also by the Punjab Government. I may read from the Bill of the Sind Government : 'for production, procurement, marketing and distribution of the seed for the Province of Sind.' All these responsibilities and duties are to be performed.

So, it is only the quality control of the seed which is with us and which we are doing on the advice of F. A. O. and World Bank and with the concurrence of the Provincial Government, and there should be no misgiving on this scale that this is very centralised. We have all the respect for provincial autonomy and there is no question of any kind to control it. Our friends have expressed that there would be no regular supply and the variety will be estroyed. Sir, it is to remove all these shortcomings which were being experienced in the procurement of seeds that this Bill is being introduced.

Sir, formally the work of procurement and distribution of seed was with the Agriculture Departments of the Provincial Governments. We observed that they have not done justice to their duty. Now, this is the most important factor which goes a long way in the increase of production and for this reason a separate organisation has been created through these Bills which have been passed by the Sind and Punjab Governments, and which is now before this august House. Again for the information of the honourable members I would refer them to clause 28 which indicates that the Federal Government may by notification in the official Gazette, direct that all or any of its prowers under this Act or the rules shall, in such circumstances and under such conditions, if any, as may be specified in the notification, be exerciseable also by a Provincial Government or an officer or authority subordinate to the Federal Government. Here also apart from the fact, even with regard to the quality control any function can be entrusted to the Provincial Government.

So, Sir, in these circumstances we have enacted this Bill, and there is no encroachment, absolutely no encroachment, on the provincial area.

Sir, now there are some objections raised by Maulana Sahib and, I think, I agree with Qazi Sahib that I need not reply, because he has expressed in sophisticated words that reply to an ignorant person is silence.

In any case, Sir, I would not repeat those words, because those words might just injure the feelings of the Hon'ble Member. In any case, Sir, he has said that why this function has been done by one Council. Now it is just saying that there is no need of Sub-Committees, Select Committees, Standing Committees and everything can be done by Senate and by National Assembly. What is the need of having the Standing Committees and then Select Committees and all these things, why not to sit there and do all this work. So the position is that the National Council has to give guidelines and direction, and then there is certification agency which will certify and test the seed in the testing laboratories. Then there is a registration of seed. Registration will be done of the registered growers and of the seed so testified, so examined by the laboratories.

[Shaikh Mohammad Rashid]

So there are, Sir, two Sub-Committees, you should say like this, on the pattern of those Standing Committees or Select Committees which will carry on the directions of the National Council. So for that reason only these two Sub-Committees are constituted. So, Sir, now a lot been said, and I think rightly so, that there has been impurity in seeds, exact admixture in seeds and I agree with the learned Members that we have got experts in our country. It was due to the lack of the legislative measures, I would say that they were not given encouragement, and then the process which is now being evolved through these legislations was not resorted to, meaning thereby that from the very sowing period a keen vigilance has to be kept until the redistribution to the farmers.

Sir, sowing and then vigilance on the growth and then just avoiding admixtures and weeding out those astray plants, these all things and then collecting and keeping, preserving, against those, all those, insecticides etc. safeguards, all these things are to be done by these Seed Corporations. So it was quite right that we have of necessity to import seeds from abroad and we have spent a lot of foreign exchange but we hope that with these Corporations, now in existence, we need not import these high yielding varieties of improved seeds from abroad and we hope that these seeds will be procured from our indigenous sources, because we have, of course, the best of the experts and also farmers if they are guided properly. I agree with Mr. Qamaruz Zaman Shah and also with the Hon'ble Member that if they are guided properly and propagation is done, they are also capable of growing best variety of seeds. So, Sir, with these observations, I would only suggest one thing that our Hon'ble Member has also termed these three things, fertilisers, seeds and mechanisation as the most important factors of agriculture but he has again, of course, I need not repeat, I appreciate his idea that again the seed takes preference over all these measures, because fertilisers and all mechanisations are the important things and the Government is doing its best to make the country self-suffient in fertilizer and also procuring to its maximum capacity the tractors from abroad, but the most important thing, when I say that the seed takes preferences, is the most important factor, now is based on the just idea that the seed can be procured, can be supplied without any additional expenditure on the part of the Government.

Sir, kindly see that we have now fixed the rate of seed only eight rupees beyond the price of the wheat which is to be procured for consumption. Kindly see the entire area under wheat crop is 1,50,00,000 in the country. Now if we multiply into it it will only, of course, bring up the expenditure to twelve crores only. Now kindly see with these twelve crores expenditure which again goes to our farmers to encourage them. It is again not in foreign exchange but it is our own currency but we will be able to make the country self-sufficient in, I say, only this one item. I am just talking from the point of responsibility that if we are able to procure, to provide pure high yielding variety of improved seed to the farmers only this single item will go a long way to make the country self-sufficient not only in wheat but in all commodities. So I was only suggesting that for fertilisers, for mechanisation, for everything, the Government is doing its best. We have to expand our most valuable foreign, exchange, but here in the matter of seed since Maulana sahib, of course, hails from Karachi where only Khutbas are given what does

he know about the rural area.

Kindly see that if there are two acres of land, and if in one acre of the same soil two bags of fertilizers, five tillings and five waterings and in the other acre also the same inputs are used, you will get from 573 or Mexican which is Jackora, 50 maunds whereas from Mexi-Pak which has been deteriorated due to lack of vigilance which is now being avoided by the promulgation of this relaxation you will get only 20 maund. These deficiencies are being improved. Kindly see that you will get from the same inputs 20 maunds from Mexi-Pak and from Jackora or even our indigenous Pari-3 or Chenab 70 you will be getting 40 maunds at least. So you are able to get double the yield that you can get from an unimproved or deteriorated seed with the same inputs. So, Sir, this is the importance of the seed, as our Senator has emphasised that the importance of the seed is so much that it takes precedent over all inputs. So, Sir, this was only in reply. I just wanted to clarify certain position and to remove certain misgivings which were in the minds of the Hon'ble Members and I felt it my duty. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer : Thank you very much.

The question before the House is :

"That the Bill to provide for controlling and regulating the quality of seeds of various varieties of crops (The Seed Bill, 1976), as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : The motion is carried. Clause by clause discussion.

مولانا صاحب ! بات یہ ہے کہ اس پر گفتگو ہو چکی ہے ، اب یہ ترامیم ہیں خواجہ صاحب اور شہزاد گل کی ، آپ یا تو موو نہ کریں یا پریس نہ کریں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میرے خیال میں شیخ صاحب سے پوچھ لیا جائے ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : آپ تشریف رکھیں ۔

ایک معزز ممبر : میں عرض کرتا ہوں کہ مولانا صاحب کی زندگی کے لئے سب سے اہم چیز پان ہے ، معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ پان کا بیج یا شاخ وہ لگانا چاہتے ہیں ۔

(مداخلت)

ایک معزز ممبر : آپ پان کے زمیندار ہوں گے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : کافی ہوگی تو پھر مولانا صاحب !

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : آپ شیخ صاحب سے دریافت فرما لیں اگر وہ ایک آدھ ترمیم قبول فرما لیں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : آپ جو move کرنا چاہتے ہیں کریں اگر انہوں نے منظور کرنا ہوا تو کر لیں گے انہیں ہاؤس کی بھی رائے لینا ہے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : میں عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ آپ براہ راست شیخ صاحب سے دریافت فرما لیں کہ ان میں سے کون سی ترمیم

جناب صدارت کنندہ آفیسر : وہ تو جو کچھ بھی پوچھنا ہے ظاہر ہے - کہ آپ chair کے ذریعے سے شیخ صاحب سے پوچھیں گے -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : آپ کی ہی وساطت سے پڑھوں گا -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : میرا مقصد یہ ہے - میں تو بالکل بیٹھنے کے لئے تیار ہوں اور ساڑھے بارہ بج چکے ہیں اور بہت ساری ترامیم ہیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : مسئلہ بڑا آسان ہے - آپ ان سے دریافت فرما لیجئے کہ آپ کون کون سی ترمیم منظور کرنا چاہتے ہیں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : میں نے تو پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جس جس ترمیم کو آپ ضروری سمجھتے ہیں اسے موو کر دیجئے باقی کو چھوڑ دیجئے - چلئے قمرالزمان شاہ صاحب کوئی حل بتا دیتے ہیں -

جناب سید قمرالزمان شاہ : میرا خیال ہے کہ مولانا صاحب کا مطلب یہ ہے کہ اگر شیخ صاحب اس میں سے کوئی بھی ترمیم منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو میں کوئی بھی موو نہ کروں - تاکہ ایوان کا وقت ضائع نہ ہو -

شیخ محمد رشید : اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں مولانا صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو مناسب چیزیں ہوں گی وہ تو ہم رولز میں بھی لا سکتے ہیں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ان پر غور بھی کیا جا سکتا ہے -

شیخ محمد رشید : میرے دل میں ان کا بڑا احترام ہے - اگر ان کی کوئی اپنی ترامیم ہیں تو وہ موو کریں یہ تو ساری کی ساری پیپلز پارٹی کے ممبران کی ترامیم ہیں جو کہ انہوں نے غیر ضروری سمجھ کر واپس لے لیں -

مولانا صاحب نے جو اپنی امنڈمنٹ دی ہیں جو خود اپنے دماغ سے نکالی ہیں ان کو ہم ڈسکس کرلیتے ہیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اس میں یہ کوئی سوال نہیں ہے کہ کہاں سے لی ہیں - کس کس سے ڈسکس کیا ہے کس کس سے ڈسکس نہیں کیا -

"الحکمة . . . المومنین" حکمت جو ہے وہ مومنین کا گم شدہ سرمایہ ہے جہاں سے مل جائے - خواہ وہ چین سے ملے خواہ وہ امریکہ سے ملے ، پاکستان سے بھی ملے - اچھی چیز اگر ملتی ہے تو سبحان اللہ قابل قبول ہے -

شیخ صاحب کہتے ہیں کہ بعض ترامیم ایسی ہیں جو پیپلز پارٹی کی ہیں - ٹھیک ہے اس کو منظور کر لیں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : وہ تو ودڈراء ہو چکی ہیں -

شیخ محمد رشید : وہ تو انہوں نے غیر ضروری سمجھ کر واپس لے لیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بعض ترامیم غیر ضروری ہیں تو وہ ان کی نشاندھی کر دیں میں اس کے لئے تیار ہوں -

شیخ محمد رشید : سب غیر ضروری ہیں -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : اب سب غیر ضروری ہو گئیں - جو میں نے دی ہیں وہ بھی غیر ضروری ہیں - میرے خیال میں مناسب یہ ہے کہ میں موو کرتا ہوں اگر اس کے بعد یہ قبول نہ کریں تو چلنے دیجیے -

ملک محمد اختر : ناقابل ترمیم ہیں مولانا صاحب -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : یہ تو آپ جانیں - مولانا صاحب یہ تمام ترامیم آپ موو کریں گے پھر put کی جائیں گی - آپ جو باتیں محترم وزیر صاحب کے علم میں لانا چاہتے تھے وہ ان تک پہنچ گئیں -

شیخ محمد رشید : میں وہ اعتراض اگر آپ اجازت دیں تو واپس لے لوں گا وہ رول ۸۹ . . .

(مداخلت)

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ایک درمیانی راستہ نکل رہا تھا ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : دو دن کے نوٹس کی خود انہوں نے درخواست کی تھی اس لئے یہ اعتراض مجھ پر نہیں ہو سکتا ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : وہ انہوں نے سٹینڈنگ کمیٹی کی حد تک کیا تھا اب یہ آپ کی ترامیم کی حد تک فرما رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ ایک درمیانی راستہ نکل رہا ہے آپ دو تین ضروری ترامیم موو کریں باقی نہ کریں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب والا ! ان کا اعتراض بالکل بے جا ہے ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : اس اعتراض پر کب رولنگ دی ہے ۔ میں نے تو کہا کہ اس بات کے لئے ایک درمیانی راستہ نکل رہا ہے ۔

(مداخلت)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : ان کی بات قابل اعتنا نہیں ہے ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : وہ بات قابل اعتنا ہے یا نہیں ہے ایک درمیانی راستہ نکل آیا ہے آپ دو تین ترامیم جو موو کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں باقی کو چھوڑئیے ۔

Mr. Presiding Officer : There is amendment to Clause 2. Are you moving the amendment, Maulana Sahib ?

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Not moving.

Mr. Presiding Officer : And what about the amendment to Clause 3 ?

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Yes, I will move that.

Mr. Presiding Officer : The question before the house is :

"That Clause 2 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 2 stands part of the Bill.

Yes, Maulana Sahib, you may move your amendment to Clause 3.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Sir, I beg to move :

"That in Clause 3 of the Bill, after the word 'Agriculture' occurring in the fourth line, the words 'and shall include Provincial Agriculture Ministers, representatives of registered seed growers, farmers organizations and the Atomic Energy Commission of Pakistan, be inserted."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 3 of the Bill, after the word 'Agriculture' occurring in the fourth line, the words 'and shall include Provincial Agriculture Ministers, representatives of registered seed growers, farmers organizations and the Atomic Energy Commission of Pakistan', be inserted".

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, it is opposed. It is unncessary.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Maulana Shah Ahmad Noorani be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

Now, the question before the House is :

"That Clause 3 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 3 stands part of the Bill.

Now, there is amendment to Clause 4. Maulana Sahib, are you moving it ?

Mr. Qamruz Zaman Shah : Sir, I think Maulana Sahib is not serious about moving any amendment. You are proposing him to move the amendment.

(مداخلت)

جناب صدارت کنندہ آفیسر : اب ظاہر ہے کہ اگر ایک سینیٹر بات کریں کے تو میں سن سکتا ہوں ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : آپ نے خود ارشاد فرمایا تھا اس لئے میں نے یہ کہا کہ تین چار منتخب کر لیتا ہوں ۔ انہوں کہا ہے کہ میں خود بھی سیریز نہیں ہوں میرے خیال میں میں اب سب موو کرتا ہوں تاکہ ہاوس کو معلوم ہو جائے کہ میں بڑا سیریز ہوں ۔

جناب صدارت کنندہ آفیسر : آپ تین چار کی حد تک بے شک سیریز رہیں ۔

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That Clause 4 stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 4 stands part of the Bill.

There is no amendment to Clause 5.

Therefore, the question before the House is :

"That Clause 5 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 5 stands part of the Bill.

There is amendment to Clause 6.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Sir, I beg to move :

"That in Clause 6 of the Bill-

(i) in paragraph (a), after the word 'seed' the words 'and the seed Testing Laboratory' be added ;

(ii) in paragraph (e) after the word 'lots' occurring in the first line, the words 'through the Seed Testing Laboratory' be added ;

(iii) after paragraph (j), the following new paragraphs (k) and (l) be added, namely :—

'(k) supervise and direct the operations of Seed Certification Officers and Seed Inspectors.

(l) require any registered grower to furnish any information, record, report or other material relating to any other matter under this Act."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 6 of the Bill—

(i) in paragraph (a), after the word 'seed' the words 'and the seed Testing Laboratory' be added ;

(ii) in paragraph (e) after the word 'lots' occurring in the first line, the words 'through the Seed Testing Laboratory' be added ;

(iii) after paragraph (j), the following new paragraphs (k) and (l) be added, namely :—

'(k) supervise and direct the operation of Seed Certification Officers and Inspectors.

(l) require any registered grower to furnish any information, record, report or other material relating to any other matter under this Act."

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, it is opposed.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Maulana Shah Ahmad Noorani be adopted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The motion is rejected.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That Clause 6 stands part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 6 stands part of the Bill.

Now, the question before the House is :

"That Clause 7 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 7 stands part of the Bill.

Now, Clause 8.

[Mr. Presiding Officer]

The question before the House is :

"That Clause 8 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 8 stands part of the Bill.

کلاز ۹ میں آپ موو تو نہیں کر رہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : موو کر رہا ہوں -

Sir, I beg to move :

"That in Clause 9 of the Bill, for the words and comma 'as may be entrusted to it by the Federal Government, in consultation with the Provincial Government' the words and commas 'with a view to advice the Provincial Governments on Provincial policy and shall consist of the representatives of the Department of Agriculture Research Institutes, Farmers Organizations and seed growers', be substituted."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 9 of the Bill, for the words and comma 'as may be entrusted to it by the Federal Government, in consultation with the Provincial Government' the words and commas 'with a view to advice the Provincial Governments on Provincial policy and shall consist of the representatives of the Department of Agriculture Research Institutes, Farmers Organizations and seed growers', be substituted."

Sheikh Mohammad Rashid : Opposed.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Maulana Shah Ahmad Noorani be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

The question before the House is :

"That Clause 9 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 9 stands part of the Bill.

Now, we take up Clause 10.

آپ امنڈمنٹ تو موو نہیں کر رہے ۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں جناب ۔

(*Interruptions*)

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That Clause 10 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 10 stands part of the Bill.

There is no amendment to Clause 11.

The question before the House is :

"That Clause 11 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 12.

مولانا صاحب موو تو نہیں کر رہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : موو کر رہا ہوں ۔

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Sir, I beg to move :

"That for Clause 12 of the Bill, the following be submitted, namely :—

'12. *Appointment of registered growers* :— (1) Any person, institute or public body desirous of raising certified seed on commercial basis and possessing such qualifications as may be prescribed and the necessary land and equipment, may apply in a prescribed manner to the Federal Seed Certification Agency.

(2) If the person, institute or public body is approved by the Federal Seed Certification Agency his name shall be entered in Register to be maintained by the said agency for that purpose.

(3) The Federal Seed Certification Agency shall issue to that person a registration certificate in a prescribed form specifying the seeds which he shall be entitled to raise.

(4) A registered grower shall within the period as may be prescribed by the Federal Seed Certification Agency, raise such seeds as may be specified in the registration certificate.

[Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi]

(5) In raising the seeds, the registered grower shall follow such instructions and directions as may be given to him by the Federal Seed Certification Agency.

(6) On application of the registered grower the Agency shall cause inspection of the crop, and if satisfied certify such seed to be of standard quality'."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved by Maulana Sahib is :

"That for Clause 12 of the Bill, the following be submitted, namely :—

'12. *Appointment of registered growers* :—(1) Any person, institute or public body desirous of raising certified seed on commercial basis and possessing such qualifications as may be prescribed and the necessary land and equipment, may apply in a prescribed manner to the Federal Seed Certification Agency.

(2) If the person, institute or public body is approved by the Federal Seed Certification Agency his name shall be entered in Register to be maintained by the said agency for that purpose.

(3) The Federal Seed Certification Agency shall issue to that person a registration certificate in a prescribed form specifying the seeds which he shall be entitled to raise.

(4) A registered grower shall within the period as may be prescribed by the Federal Seed Certification Agency, raise such seeds as may be specified in the registration certificate.

(5) In raising the seeds, the registered grower shall follow such instructions and directions as may be given to him by the Federal Seed Certification Agency.

(6) On application of the registered grower the Agency shall cause inspection of the crop, and if satisfied certify such seed to be of standard quality'."

Shaikh Mohammad Rashid : Opposed.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Maulana Shah Ahmad Noorani be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

Now, the question before the House is :

"That Clause 12 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 12 stands part of the Bill.

There are no amendments to Clause 13, 14, 15 and 16.

The question before the House is :

"That Clause 13,14,15 and 16 stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clauses 13,14,15 and 16 stand part of the Bill.

Now Clause 17.

یہ آپ موو نہیں کر رہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں جناب ۔

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That Clause 17 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 17 stands part of the Bill.

There are no amendments to Clauses 18 and 19.

So, the question before the House is :

"That Clauses 18 and 19 stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Are You moving your amendment to Clause 20?

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں جناب ۔

Mr. Persiding Officer : Not moved.

The question before the House is :

"That Clause 20 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 20 stands part of the Bill.

[Mr. Presiding Officer]

There are no amendments to Clauses 21 and 22.

So, the qnestion before the House is :

"That Clauses 21 and 22 stand part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clauses 21 and 22 stand part of the Bill. Clause 23.

آپ امنڈمنٹ تو موو نہیں کر رہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں جناب ۔

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That Clause 23 stands part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 23 stands part of the Bill. There are no amendments to clauses 24, 25 and 26.

So, the question before the House is :

"That Clauses 24,25 and 26 stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clauses 24,25 and 26 stand part of the Bill. Clause 27.

مولانا صاحب آپ موو تو نہیں کر رہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں جناب ۔

Mr. Presiding Officer . The question before the House is :

"That Clause 27 stands part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 27 stands part of the Bill. Next Clause 28.

پ موو تو نہیں کر رہے ؟

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : نہیں جناب ۔

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That Clause 28 stands part of the Bill"

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 28 stands part of the Bill.

There is no amendment to Clause 29.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : یہ اصل میں جناب کلاز نمبر ۲۹ کے بعد ۳۰ ہے ۔

I beg to move :

"That after Clause 29 of the Bill, the following new clause 30 be added namely :—

'30. *Repeal.* The West Pakistan Seeds and Fruit Plants Ordinance, 1965 (West Pakistan Ordinance No. XIII of 1965) is hereby repealed'."

جناب صدارت کنندہ آفیسر : تو سوال یہ ہے کہ چونکہ یہ حذف کرنے کے بارہ میں ہے ۔

So, the question of putting it does not arise.

Now, the question before the House is :

"That Clause 29 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

The Presiding Officer : Clause 29 stands part of the Bill.

The question before the House is :

"That Clause 1, Short title and Preamble stand part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 1, Short title and Preamble stand part Item No. 6, Shailkh Sahib ;

نہیں، موو تو کرنا پڑے گا

Shaikh Mohammad Rashid : Sir, I beg to move :

"That the Bill to provide for controlling and regulating the quality of seeds of various varieties of crops [The Seed Bill 1976], be passed".

Mr. Presiding Officer : The motion moved is :

"That the Bill to provide for controlling and regulating the quality of seeds of various varieties of crops [The Seed Bill, 1976], be passed".

Maulaua Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Opposed.

تقارير تو نہيں ہونگی ؟

Mr. Presiding Officer : It is opposed.

So, the question before the House is :

"That the Bill to provide for controlling and regulating the quality of seeds of various varieties of crops [The Seed Bill, 1976], be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : The Bill stands passed

ملک محمد اختر : جا تجھ کو چھوڑ دیا حافظ قرآن سمجھکر

جناب صدارت کنندہ آفسیر : ملک صاحب آپ کو یقین ہے کہ وہ حافظ قرآن ہیں کیونکہ ہمارے علم میں تو یہ نہیں ہے اور یہ تو پتہ ہے کہ وہ مولانا ہیں لیکن یہ بات آپ نے آج بتائی ہے

THE NATIONAL GUARDS (AMENDMENT) BILL, 1976

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the National Guards Act, 1973 [The National Guards (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Mr. Presiding Officer : The motion moved is :

"That the Bill further to amend the National Guards Act, 1973 [The National Guards (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : It is opposed. With your permission I beg to move :

> "That the Bill further to amend the National Guards Act, 1973 [The National Guards (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly be referred to the Standing Committee concerned".

Malik Mohammad Akhtar : It is not opposed.

Mr. Presiding Officer : The amendment/question before the House is,

> "That the Bill further to amend the National Guards Act, 1973 [The National Guards (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly be referred to the Standing Committee concerned".

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : The Bill stands referred to Standing Committhe concerned. Now, Item No. 8 will not be moved. We take up No. 9

THE COMPULSORY SERVICE IN THE ARMED FORCES (AMENDMENT) BILL, 1976

Malik Mohammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> "That the Bill to amend the Compulsory Service in the Armed Forces Ordinance, 1971 [The Compulsory Service in the Armed Forces (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Mr. Presiding Officer : The motion moved is :

> "That the Bill to amend the Compulsory Service in the Armed Forces Ordinance, 1971 [The Compulsory Service in the Armed Forces (Amendment) Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : It is opposed. It beg tomove :

> "That the Bill to amend the Compulsory Service in the Armed Forces Ordinance, 1971 [The compulsory Service in the armed forces. (Amendment) Bill, 1976, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned".

Malik Mohammad Akhtar : Not opposed.

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

> "That the amendment moved by Maulana Shah Ahmed Noorani be adopted."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : The Bill stands referred to the Standing Committee concerned.

جی کل صبح پھر دس بجے ؟

ملک محمد اختر : هاؤس سے پوچھ لیں اور ان سے بھی پوچھ لیجئے انہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے -

Mr. Presiding Officer : The House stands adjourned to meet.........

Malik Mohammad Akhtar : She should also be consulted.

معاف کیجئے he کی بجائے She منہ سے نکل گیا -

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : آپ خود تو درمیان میں ہیں نہ ہوش میں نہ بے ہوشوں میں

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ملک صاحب آپ تشریف رکھیں میں نے ابھی هاؤس ملتوی نہیں کیا ہے -

The House stands adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Friday, April 30, 1976.